پیشہ فارمیسی کے تعلیمی اداروں میں مجوزہ پانچ تدریسی و تحقیقی شعبہ جات نہ بنائے جانے کے اسباب و وجوہات۔

پروفیسر ڈاکٹر طٰہٰ نذیر B.Pharm., M.Phil., Ph.D.

سینئر نائب صدر: **فارماسسٹ فیڈریشن** (پاکستان) رجسٹرڈ

صدر: **فارماسسٹ الائینس**۔ پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن (PPA)

http//:www.pharmarev.com; http//:www.pharmacistfed.wordpress.com

فارمیسی (Pharmacy) یا شعبہ ادویات انسانی معاشرے کا اہم جزو ہے۔ جو لوگوں کی صحت اور زندگی کے شعور کو اجاگر کرتا ہے۔ جس سے ایک صحت مند معاشرہ اور توانا قوم وجود میں آتی ہے۔ فارماسسٹ ادویات پانچ بنیادی ذرائع Source سے بناتے ہیں۔ نباتات Plants، معدنیات، جانور Animals خوردبینی مخلوق Mirco-organisms اور جنیاتی تکنیک Genetic Engereering سے جان بچانے والی ادویات تیار کی جاتی ہیں۔ تقریباً 25 مختلف اقسام کی ادویات Drug groups انسانی وجود کے گیارہ طبیعاتی افعال Physio-anatomical system پر اثر انداز ہو کر ہماری زندگی کو صحیح و درست Rationalize کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ ادویات کئی بیماریوں کا علاج ہیں۔ سسکتی انسانیت کے لیے خوشی کا پیغام ہیں۔ یہ بیک وقت زہر ہے اور زندگی بھی۔ جو ہمارے وجود میں پیدا ہوانے والے قدرتی کیمیائی مادوں Enzyme, harmon, mediator, modulator, transmitter کا متبادل ہیں۔ چنانچہ ادویات مجموعی طور پر انسانی زندگی کا اہم حصہ ہے۔ جن کی تلاش، طبی پیداوار، سائنسی معائنہ کاری، حفاظت اور ترسیل فارماسسٹ کی ذمہ داری ہے۔ اسکے علاوہ فارماسسٹ کا ایک اور اہم کردار جو آپکو پوری دنیا میں ملے گا مگر ہمارے ملک پاکستان میں ناپید ہے۔ ادویاتی نسخہ جات کی جانچ کاری (Prescription Review) اور اس کے مریض کے لیے موثر و محفوظ ہونے کو یقینی بنانا ہے۔ فارماسسٹ ڈاکٹر اور مریض کے درمیان حفاظتی حصار Safety valve کی طرح کام کرتا ہے۔ انہیں ادویاتی و طبی معلومات فراہم کرتا ہے۔ چنانچہ فارماسسٹ کے اس اہم اور حساس کردار کی وجہ سے اسکی تعلیم اور بہتر تربیت کے لئے ہائر ایجوکیشن کمیشن HEC اور فارمیسی کونسل آف پاکستان PCP نے تعلیمی اداروں میں متعلقہ پانچ تدریسی و تحقیقی شعبہ جات بنانے کا قانونی پابند قرار دے دیا۔ جسکی خلاف ورزی کی صورت میں فارمیسی ایکٹ 1967 کی دفعہ 19&17 کے تحت قانونی کاروائی عمل میں لائی جائیگی۔ اور PCP کی رجسٹریشن منسوخ Revoking of affiliation/ accreditation کردی جائیگی۔ یہ پانچ تدریسی و تحقیقی شعبہ جات کسی عمارت کے پانچ ستون، ملک کے پانچ صوبوں، خاندان کے پانچ افراد، گھر کے پانچ کمروں یا حکومت کی پانچ وزارتوں کی طرح ہیں۔ جو نہ صرف لازم و ملازم ہیں بلکہ باہم مل کر مجموعی طور پر ایک پیشہ فارمیسی کی حقیقی شکل اختیار کرتے ہیں۔ یہ شعبہ جات کسی ایک فرد، ادارے، قوم یا حکومت نے نہیں بلکہ صدیوں کے مسلسل ترقیاتی عمل Evolutionary process سے معرض وجود میں آئے ہیں۔ جسے ترقی یافتہ ملکوں کے ساتھ بین الاقوامی اداروں، ملکوں کی حکومتوں اور صحت و طب کی تنظیموں نے مانا، قبول کیا اور اپنی اپنی جغرافیائی حدود میں عملاً روشناس کرایا۔ چنانچہ پاکستان میں ہائیر ایجوکیشن کمیشن اور فارمیسی کونسل آف پاکستان نے ایک طویل بحث و

تمحیص کے بعد اسے ایک قانونی شکل دی۔ HEC پاکستان کے 1976 کے تعلیمی ونصابی ایکٹ Sub Section (1) Section 3 of Federal Supervision of Curricula Textbooks and Maintainence of standards of Educaion (Act 1976 کے تحت بارہویں کلاس سے اوپر کے تمام تر سلیبس Curriculum اور تعلیمی ڈھانچہ /Education structure Organogram کی تشکیل کی ذمہ دار ہے۔ اور سلیبس وکتب ایکٹ (Sub Section 2 (II) of Act) of Parliment 1976 No. X of 1976 Titled Supervision of Curricula and Textbooks) کے تحت یونیورسٹی گرانٹ کمیشن (UGC) کی تمام تر ذمہ داریاں بھی نبھانے کی ذمہ دار ہے۔ جس کی 2002 کا آرڈیننس Ordinance of 2002, Section 10, Sub-Section 1 (v) بھی حمایت وتشریح کرتا ہے۔ چنانچہ HEC نے اپنی ذمہ داریاں بحسن وخوبی ادا کرتے ہوئے قومی نصابی ادارہ National Curriculum Review Commitee (NCRC) کے تحت کئی اجلاس بلائے۔ مارچ 2004 کو HEC ریجنل آفس لاہور کے اجلاس میں ملک کے ادویاتی تعلیمی اداروں کے سربراہان، تعلیمی ماہرین اور قومی نمائندوں نے شرکت کی۔ جسکی تفصیلات پروفیسر ڈاکٹر آفتاب علی شیخ نے جولائی 2004 میں مشتہر Notify کیا۔ اسی تناظر میں NCRC کی میٹنگ 2009 میں ہوئی۔ جسے محمد جاوید خان نے جون 2011 کو مشتہر کیں۔ اسی تناظر میں 28 فروری سے 2 مارچ 2011 کو HEC ریجنل سینٹر لاہور میں اجلاس ہوا۔ اس کے بعد اسی سال جون میں HEC ریجنل سینٹر کراچی میں اجلاس منعقد ہوا۔ جس کے کنوینر پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ دائیو اور سیکٹری پروفیسر ڈاکٹر گل مجید صاحب تھے۔ ان ساری سرگرمیوں پر قومی خزانے کے بھاری مالی اخراجات بروئے کار لائے گئے۔ قومی وملی وسائل استعمال کئے گئے۔ ملک کے تمام نجی وسرکاری تعلیمی اداروں کے سربراہان، ماہرین ادویات اور تعلیمی شخصیات نے فارمیسی کا موجودہ نصاب (Curriculum) اور اداروں کا ڈھانچہ (Organogram) تعمیر وتجویز (Design) کیا۔ چنانچہ اس سارے سرکاری وپیشہ ورانہ عمل کے بعد جو تجاویز وفیصلہ جات مرتب ہوئے اسکی تعمیل کے تمام ملکی ادارے قانونی واخلاقی اعتبار سے پابند ہیں۔ جس کی خلاف ورزی کی صورت میں یہ لوگ نہ صرف قانونی مجرم ہیں بلکہ بددیانت، وعدہ خلافی کرنے والے اور ملکی وقومی مفادات کو نقصان پہنچانے والے قرار پائیں گے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ پاکستان کے تمام جامعات (سوائے جامعہ کراچی کے) کیوں فارمیسی کے پانچ تدریسی وتحقیقی شعبہ جات نہیں بنا رہے۔ 18 دستوری ترمیم کے بعد یہ جامعات کیونکہ صوبائی حکومتوں کے اعلیٰ تعلیمی محکمہ جات (Higher Education Department) کے زیر تحت آگئی ہیں اور یہ تعلیمی محکمہ جات بھی اس حوالے سے کسی قسم کی دلچسپی نہیں رکھتے۔ پاکستان فارماسسٹ ایسوسی ایشن (PPA) جو ماہرین ادویات کی واحد قانونی و آئینی تنظیم ہے اور اس پر قابض پروفیشنل گروپ بھی ایسی کسی تحریک ومطالبے کا حصہ نہیں بننا چاہتے۔ جبکہ فارمیسی کونسل میں اتنا دم خم نہیں کہ ان سربراہان ادارہ جات سے اپنی بات منوا سکے۔ جس میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے کالج آف فارمیسی کے اکابر اساتذہ (بشمول PPA پنجاب کے صدر جو یہاں پروفیسر ہیں) انتہائی تدبر وکمال مہارت کے ساتھ ایسی ہر کاوش کو پس پشت ڈالتے ہوئے کسی گہرے سرد خانے میں ڈال دیتے ہیں۔ چنانچہ یہاں یہ کہنا کہ پنجاب یونیورسٹی اس مخصوص معاملے پر فارمیسی دشمنی کا کردار ادا کر رہی ہے یقیناً درست ہوگا۔ جسکے خلاف ہم بھرپور احتجاج کرتے ہیں۔ اور تاریخی اعتبار سے ہماری یہ آواز اور موقف ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جانا چاہئے۔

احباب گرامی! پوری دنیا میں ادویات کی پیداوار، ترسیل، حفاظت اور مریض تک فراہمی فارماسسٹ کی بنیادی ذمہ داری (Primary Job) سمجھی اور جانی جاتی ہے۔ ادویاتی نسخہ جات صرف اور صرف فارماسسٹ ہی وصول کر سکتا ہے۔ اور اسی کی مرضی وتوسط سے مریض کو دوائیاں فراہم کی جاتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں تمام تر ادویات سبزی دال کی طرح فروخت ہوتی ہیں۔ جو نہ صرف مریض کے مرض کو مزید پیچیدہ اور بدتر کرتے ہوئے موت کے قریب تر کرتی چلی جاتی ہیں بلکہ فارماسسٹ کی سائنسی مہارت، پیشہ ورانہ ہنرمندی (Professional Skills) اور تعلیمی قابلیت

(Academic competency) کو خاک میں ملا دیتی ہیں۔ جو نہ صرف پیشہ فارمیسی کی ناقدری ہے بلکہ ماہرین ادویات کا معاشی قتل بھی ہے ۔یہی وجہ ہے کہ زندہ قوموں نے اس کا صحیح و بروقت اوراک کیا۔صحت وادویات کی بہترین سہولیات وضع کیں۔جس کیلئے ہم امریکہ برطانیہ یا جاپان کی مثال نہیں دیں گے بلکہ ہم اپنے جیسے دنیا کے کمزور ممالک سری لنکا، بنگلہ دیش، کیوبا، ساؤتھ افریقہ، ملائشیا، ایران، سعودی عرب، کوریا، وسطی ایشائی ریاستیں اور متحدہ عرب امارات کا نام پیش کریں گے۔حتیٰ کہ افغانستان جو گزشتہ 35 سالوں سے حالت جنگ میں ہے جسے پوری دنیا ایک پسماندہ و تباہ حال ملک کی حیثیت سے جانتی ہے وہاں کے بھی کئی شہر پاکستان سے بہتر ادویاتی سہولیات کے حامل ہیں۔ جو نہ صرف پاکستانی ادویاتی تعلیمی اداروں کے سربراہان کے منہ پر طمانچہ ہے۔ بلکہ PPA پر قابض پروفیشنل گروپ کے لیے باعث شرم ہونا چاہئے۔ جو گزشتہ 25 سال سے پیشہ فارمیسی کے سیاہ وسفید کے مالک اور اس ادویاتی دنیا کے بے تاج بادشاہ ہونے کے باوجود فارمیسی کو دنیا کے کمزور ممالک اور پسماندہ قوموں کے برابر بھی مقام نہیں دلا سکے۔جس سے نہ صرف پیشہ فارمیسی کا مرتبہ ومقام ختم ہوا۔ بلکہ ماہرین ادویات کی معاشی طاقت بھی کمزور تر ہوتی چلی گئی۔جس کا آج یہ نتیجہ ہے کہ HEC اور PCP کے مسلمہ فیصلہ جات اور بین الاقوامی تقاضوں کے باوجود فارمیسی کے تعلیمی اداروں میں پانچ تدریسی وتحقیقی ادارہ جات نہیں بن سکے۔جس نے آگے جا کر پاکستان میں ادویاتی وطبی سہولیات کا سنگ میل بننا تھا۔

احباب گرامی یہاں ایک اور سوال اور اسکی وضاحت کی ضرورت ہے، کہ بھلا فارمیسی کے تعلیمی اداروں کے سربراہان (سوائے جامعہ کراچی کے) اور PPA کا پروفیشنل گروپ پانچ تدریسی شعبہ جات کی مخالفت کیوں کریں گے۔؟ تو اس تناظر میں حقیقت یہ ہے کہ لاہور، ملتان، بہاولپور، سرگودھا اور اسلام آباد کے سربراہان ادارہ جات نے HEC اور PCP کی تجاویز واحکامات کو اپنانے کی بجائے اپنے اپنے اداروں میں نئے سے نیا اور اچھوتا ڈرامہ رچایا ہوا ہے۔ کہیں کالج بنالیا، کہیں کسی اور فیکلٹی (Faculty) میں جا گھسے، کہیں سٹاف کا رونا رولیا، کہیں تحقیقی سہولیات کے فقدان کا سہارا لے لیا۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سربراہان ادارہ جات وعدہ کر کے مکر جانے والے، ملکی قانون کی خلاف ورزی کرنے والے، اداراوں اور اساتذہ کو باپ دادا کی جاگیر بنا لینے والے ہیں۔ جو اپنے چھوٹے چھوٹے شخصی وانفرادی فائدے کی خاطر بہت بڑے ملکی وقومی اور پیشہ ورانہ مفادات کو قربان کر رہے ہیں۔ بہترین طبی و ادویاتی سہولیات کی فراہمی میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں۔ایک دوسرے کو میثاقِ جمہوریت کی طرح تحفظ فراہم کرتے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ یہ کسی صورت پانچ تدریسی شعبہ جات نہیں بننے دیں گے۔ جب بھی بنیں گے۔ پیشہ فارمیسی کے ان دشمنوں اور ملکی وقومی مفادات کے منافی سرگرم گروہ کو شکست دے کر ہی بنیں گے۔ ہم یہ دعویٰ اس لیے وثوق سے کر سکتے ہیں کیونکہ ہم ایسے سربراہ کو بھی جانتے ہیں جو M.Phil کی پوری کلاس کے محض معقوم معاوضہ ملنے کے لالچ وشوق میں تحقیقی نگران بن بیٹھے۔ یہ لوگ اپنی مرضی کے ممتحن مقرر کرتے ہیں اور مرضی کے نتائج لیتے ہیں۔حتیٰ کہ دیگر مضامین کے امتحانی پرچہ جات بھی خود ہی چیک کر کے امتحانی کلرک سے سنگین امتحانی جرم کرواتے ہیں۔ ہم ایک ایسے شخص کو بھی جانتے ہیں جو بیک وقت کئی مضامین کا ماہر بن کر مختلف طلباء کے ممتحن بن گئے۔ تاکہ ایک مناسب رقم اپنی جیب میں ڈال سکے۔ ہم ایک اور صاحب کا بھی ذکر ضروری سمجھتے ہیں جس نے دوسرے صوبے میں جا کر اپنے دوست سربراہ ادارہ سے اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ پھر یہی سربراہان پہلے نجی تعلیمی اداروں کے الحاق (Affiliation) کے لیے سرکاری اخراجات وصول کرتے ہیں۔ پھر ان اداروں میں کلاسز پڑھانے کے بہانے پیسے بٹورتے ہیں۔ پھر ممتحن بن کران کی کھال اتارتے ہیں۔ آخر میں امتحانی پرچہ جات چیک کرنے کا الگ معاوضہ وصول کرتے ہیں۔ تو بھلا اتنی جگہوں سے رقوم وصول کر کے یہ لوگ بھلا پانچ تدریسی وتحقیقی شعبہ جات اور اُن کے متعلقہ نگران متعین کریں گے؟ کئی اداروں کے سربراہان بیک وقت دو تین عہدوں پر براجمان ہیں، بہترین سرکاری سہولیات سے محفوظ ہوتے ہیں ،گاڑیاں بمع ڈرائیور دستیاب ہیں، بڑے گھر، سرکاری جاہ وجلال، اقتدار کی شان وشوکت اور دولت کی ریل پیل ہے۔ اس لیے یہ لوگ پانچ شعبہ جات بنانے میں قطعاً کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ ایسا خیال وتصور پیش کرنے والوں کو لوگ بھلا دیوانہ نہیں تو اور کیا کہیں گے؟ یہ سربراہان صاحب عقل وشعور ہیں۔ اچھے اور برے کا بھر پور ادراک رکھتے ہیں۔اس لیے یہ کبھی بھی ملکی وقومی مفادات کو اپنے ذاتی وشخصی مفادات پر ترجیح نہیں دیں گے۔

انتہائی عزیز ساتھیو! آخری بات جو ہم اس تحریر کے توسط سے اپنے قارئین کے گوش گزار کریں گے کہ دنیا میں بات کر کے اس کا پہرا دینے والوں یا وعدہ کر کے اسکی پاسداری کرنے والوں کی لوگ قدر کرتے ہیں۔ جو ایک اخلاقی، دینی، معاشرتی تقاضا ہونے کے ساتھ قانونی پابندی بھی ہے۔ جس سے انسانی زندگی میں توازن، افراد اور اداروں کے تعلقات میں خوبصورتی اور معاشرے میں حسن پیدا ہوتا ہے۔ وعدہ نبھانا تو بازار حسن کی حسیناؤں کی بھی شان ہوتی ہے۔ روح کی غذا محفل موسیقی میں رنگ و خوشبو بھر دینے والیاں بھی اپنے وعدے کا پاس رکھتی ہیں۔ اداروں اور بازاروں کے کاروبار بھی عہد و پیمان کی بنیاد پہ چلتے ہیں۔ حکومتوں اور قوموں کے تعلقات بھی اعتماد کی بنیاد پر تشکیل پاتے ہیں۔ چنانچہ دنیا میں وفاداری، اعتماد اور ایفائے عہد کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس لیے ہم سربراہان ادارہ جات کو HEC اور PCP کے اجلاس میں شرکت کر کے فارمیسی کے پانچ تدریسی و تحقیقی شعبہ جات کے تحریری و تقریری وعدوں کی عملداری کی یاددہانی کرانا چاہیں گے۔ ہم یقیناً ان کے روحانی باپ، علم کے مسافر، روشنیوں کے سوداگر، قوم کے معمار، صنعت نوع انسانی کے کاریگر، قسمتِ نوع بشر کے چارہ گر ہونے کے بھرپور قائل ہیں۔ لیکن ان کے دوسرے پہلو سے بھی یقیناً چشم پوشی نہیں کر سکتے اور کبھی نہیں چاہیں گے کہ کوئی انہیں قومی مجرم، انسانیت کے دشمن، تعلیمی بددیانتی کرنے والے، پیشہ فارمیسی سے بے وفائی کرنے والے، وعدہ کر کے وفا نہ کرنے والے، قومی املاک کو تباہ کرنے والے، معصوم مریضوں سے دشمنی کرنے والے، معیاری سرکاری نظام کے بخیئے ادھیڑنے والے اور ادویاتی تعلیمی اداروں کو نابود کرنے والے کہہ کر پکارے۔ اور ہم کبھی نہیں چاہیں گے کہ ان کی کسی سطح پر بے قدری، بے توقیری اور جگ ہسائی ہو۔